اس بات کا خاصا امکان ہے کہ معترضین کے وفود دربارِ اعلیٰ تک جا پہنچے ہوں۔

آپ اگر اپنے نقطۂ نظر سے کوئی تحقیقی کتاب (نہ کہ قصے کہانیاں) اس موضوع پر لا سکتے ہوں تو ضرور لائیے، ورنہ پیری مریدی، تعویذ گنڈے، عرس، قوالی، مزارات کے غسل، چادریں اور پھول چڑھانے کے مشاغل موجود ہیں، جن میں بعض اربابِ عہدہ وجاہ بھی پیش پیش رہتے ہیں۔ عوام کے انبوہ کے انبوہ آپ کے ہاتھ چومنے کو تیار ہیں۔ اور کیا چاہیے! اس کتاب کے مصنف یا ناشر یا اس کے مندرجات کی کیا مجال کہ وہ آپ کے حلقوں میں دَم مار سکیں۔

مجھے بھی اِس کتاب کے اجزا سے اختلافات ہو سکتے ہیں، مگر مَیں پھر بھی یہ کہتا ہوں کہ پاکستان کے ۴۳ برسوں میں شائع ہونے والی چند توجہ طلب کتب میں سے ایک اہم کتاب یہ ہے اور خصوصاً تصوّف کے موضوع پر تقابلی نقطۂ نظر سے ایک قیمتی تحقیق! ایسی چیزوں کی داد اختلاف کرنے والوں کو بھی دینی چاہیے۔ ورنہ کم سے کم ہنگامہ آرائے افراد نہیں اُٹھانے چاہییں۔

(اخباری اطلاع کے مطابق اِس تحریر کے بعد کتاب بھی ضبط ہو گئی اور ڈائریکٹر علما اکیڈمی بھی برطرف کر دیئے گئے۔ اب کوئی کیا کہے!)

ابولہب | از سرکار زینی جادوچی۔ ملنے کا پتہ: اُردو محل پبلشرز اینڈ سیلرز۔ ۵ سی ۵/۲۴ ناظم آباد۔ کراچی ۱۸ قیمت: ۱۲/- روپے

یہ کتاب بھی براہِ راست تبصرے کے لیے نہیں آئی بلکہ دادو ضلع سندھ سے جناب عبدالکریم صاحب نے بھیجی ہے۔ اور اس کے متعلق استفسار کیا ہے۔

اس کتاب کا ملخص یہ ہے کہ عمّ رسول اللہ ابولہب بن عبدالمطلب حضورؐ کا حامی و سرپرست رہا، یہ صرف خاندانِ رسالت کے افراد کو بدنام کرنے والے سازشیوں کا کارنامہ ہے کہ اُنہوں نے سورۂ لہب کا مصداق ابولہب بن عبدالمطلب کو قرار دے دیا۔ احادیث اور اخبار و آثار اور علم اسماء الرجال اور تاریخ کے تمام علوم میں سازش نفوذ کر گئی۔

بہت سی روایات اور واقعات پر کتاب میں بحثیں کی گئی ہیں مگر سب کھوکھلی ہیں۔ کیونکہ:

۱ ـــ **اگر** چودہ صدی پہلے کے واقعات و اعمال کے ریکارڈ کو غیر حقیقی قرار دے دیا جائے تو پھر کسی بھی نقطۂ نظر کو ثابت نہیں کیا جاسکتا۔

۲ ـــ بڑے بڑے واقعات اور بڑی بڑی شخصیتوں کے متعلق جو شائع و ذائع آرا قرونِ اُولیٰ سے ایسی چلی آتی ہیں جن کے ساتھ تحریری شواہد بھی موجود ہیں، اُن کو مسترد کر دینے سے ایسی بڑی خرابیاں واقع ہوتی ہیں کہ ان کی تلافی ممکن نہیں رہتی۔

۳ ـــ یہ سوال کہ ابولہب جو حضورؐ کا چچا تھا آخر اُسے حضورؐ کی دعوتِ توحید اور شرک کی بنا پر .... حضورؐ کی مخالفت پر اُتر آنے کی وجہ کیا ہوسکتی تھی، تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہی وجہ جو دوسرے بے شمار سرداروں اور اُن کے پیروکاروں پر اثر انداز ہوئی، یعنی ایک جمے ہوئے نظامِ فکر و معاشرت کی شکست و ریخت کا خطرہ جس میں قریش کے اکابر کی اعلیٰ حیثیتیں اور مفاد محفوظ تھے۔

۴ ـــ حضورؐ کی دعوت نہ خاندانی بنیاد پر اُٹھی تھی اور نہ اُس کا مخاطب و حامی کوئی خاص خاندان تھا۔ نہ مخالف کوئی متعین خاندان؛ ایسا ہوتا تو دوسرے خاندانوں کے لوگ خاندانی عصبیت میں مبتلا رہتے اور کبھی حضورؐ کی طرف نہ کھنچتے۔

۵ ـــ یہ تصور ہی سرے سے باطل ہے کہ خاندانِ رسالتؐ کا ہر فرد اسلام لائے بغیر ہی ہر قسم کی غلطیوں سے مبرا یا معصوم تھا۔ نہ پہلے کسی پیغمبر کے لیے ایسی ضمانت موجود تھی۔ کہاں نوحؑ اور کہاں پسر نوحؑ؟ کہاں ابراہیمؑ اور کہاں آزر؟

۶ ـــ معروف "ابولہب" کو چھوڑ کر کسی غیر تاریخی شخصیت کو سورہ کا مصداق بنانا، یا اس کُنیتی نام کو اسم صفت بنا کر ایک طرح کے کردار پر چسپاں کرنا، ایک مناظرانہ سی بات ہے۔ اِس میں قرآن پر بھی حرف آتا ہے کہ اُس کی ایک سورۃ مغالطہ کا باعث ہوئی۔ (نعوذ باللہ)

۷ ـــ جب آپ لفظ سازش کا استعمال کرتے ہیں تو پھر اس کی تحقیقات کیجیے، بتلایئے کہ کن اشخاص نے کہاں سازش کی، اسے کس طرح آگے بڑھایا، کس طرح وہ تمام علوم پر اثر انداز ہوگئے، کیوں اُن کے خلاف بروقت شور نہ اُٹھا اور احتجاج نہ ہوا ـــ جب کہ اور کئی اُمور